فکر و نظر ـــــ اسلام آباد جلد: ۳۶ شمارہ: ۳،۴

بر صغیر میں مطالعہ قرآن

تراجم و تفاسیر

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم ☆

بر صغیر کے ساتھ ارض قرآن کے اوّلین روابط خلیفہ راشد ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت (۱۵ ہجری) میں استوار ہو گئے تھے، تاہم "نور مبین" کی پہلی کرن جامع القرآن سیّدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پہنچی۔ سرزمین بلوچستان کے نصیب میں اس سعادت کے ساتھ یہ فخر بھی آیا کہ اس خطہ کی زبان "بلوچی" دنیا کی تیسری زبان بن گئی، جو نہ صرف آیات و لسانِ قرآنی سے فیض یاب ہوئی، بلکہ اپنی شناخت ختم کر کے قرآنی رسم الخط کا پیراہن بھی اختیار کر لیا۔

۷۱۲ء میں محمد بن قاسم کی آمد اور ۷۱۷ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی جانب سے سندھی راجوں، مہاراجوں اور ٹھاکروں کو اسلام کی دعوت اور بڑی تعداد میں سندھیوں کا قبول اسلام یقیناً بر صغیر میں مطالعہ قرآن کا نقطہ آغاز بنا ہوگا۔

۸۸۳ھ میں "الور" کے ہندو راجہ "مہروک بن رائک" کی فرمائش پر والی منصورہ عبداللہ بن عمر بن العزیزالہباری کا اپنے دربار کے عراقی النسل مسلمان عالم کو راجہ کے پاس تبلیغ اسلام و تفسیر قرآن کے لیے بھیجنا، اور سورہ یٰس تک اس کا ہندی/ سنسکرت/ سندھی زبان میں ترجمہ و تفسیر لکھنا بھی بر صغیر میں مطالعہ قرآن کے ارتقائی مراحل کی نشاندہی کرتا ہے۔

☆ شعبہ عربی، گورنمنٹ کالج، فیصل آباد۔

گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز تک برصغیر کے باشندوں کا مطالعہ قرآن محض چند دعاؤں اور مساجد میں ابتدائی تعلیم تک محدود تھا، تین سو سال کے طویل عرصہ میں محض حدیث، فقہ اور سیرت پر چند ابتدائی کتب اور ابن عیینہ کی کتاب التفسیر پر محمد بن ابی جعفر الدیلمی کے حاشئے کا ذکر ملتا ہے۔

مطالعۂ قرآن کی ابتدائی مساعی

غزنوی عہد میں شیخ محمد اسماعیل لاہوری(۴۴۸ھ/۱۰۵۶ء) لاہور تشریف لائے۔ انہیں برصغیر کے اوّلین مبلغ اسلام اور مطالعہ و تفسیر قرآن کے پہلے معلم کا اعزاز حاصل ہوا۔

عہد سلاطین (۱۲۰۶ تا ۱۳۹۶ء-۶۰۳ تا ۸۰۱ھ) میں مطالعہ قرآن قرآنی متن کی تعلیم،حفظ قرآن اور تفسیر "الکشاف" کی تدریس کی صورت میں جاری رہا۔

عہد تغلق میں شیخ ابوبکر ابن التاج البکری الملتانی(م۱۳۷۵ء/۷۰۱ھ) کی کتاب "خلاصۃ جواہر القرآن (للغزالی) فی بیان معانی الفرقان" منظر عام پر آئی۔ جسے مطالعہ قرآن کے حوالے سے برصغیر کے علماء کی پہلی کوشش قرار دیا گیا۔ اسی عہد میں دوسرے پارے کی تفسیر بنام تفسیر تاتارخانی، از امیر تاتار خان۔ یا محمد بن عبدالملک بغدادی اور مخلص بن عبداللہ الدہلوی(م۱۲۶۲ء/۶۴۷ھ) کی تفسیر "کشف الکشاف" لکھی گئیں۔

نویں صدی ہجری کے آغاز اور دسویں صدی ہجری کے اوّل چوتھائی تک کے عرصہ میں "کشاف" کا انداز لیئے ہوئے اور تصوف کے رنگ میں سیّد محمد گیسودراز(م۱۴۴۲) کی تفسیر القرآن الکریم، علی بن احمد المہائمی(م-۱۴۳۱) کی تبصیر الرحمٰن وتیسیر المنان" قاضی شہاب الدین دولت آبادی(م۱۴۴۵) کی البحر المواج، خواجہ حسین ناگوری کی تفسیر نورالنبی/نورالہی اور مدارک التنزیل (للنسفی) پر شیخ اللہ داد جونپوری(م۱۵۱۸ء) کا حاشیہ لکھے گئے۔

مطالعہ قرآن مغلیہ سلطنت میں

اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں اور عالمگیر جیسے ممتاز حکمرانوں کا عہد مغلیہ سلطنت کا دور عروج کہلاتا ہے۔ انہی کی سرپرستی کے باعث اسی عہد میں علمی و ثقافتی ترقی ممکن ہوئی۔

عہد اکبری (۱۵۵۶ تا۱۶۰۶) سے قبل زمخشری کی "الکشاف" کا مطالعہ اور تشریح مروج رہے۔ مگر اس دور میں انوار التنزیل(بیضاوی) کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے بڑی تعداد میں حواشی لکھے گئے، اسے تفسیری نصاب مدارس کا لازمی جزو بنا لیا گیا اور قرآن کریم کے ساتھ اسے بھی حفظ کیا جانے لگا۔

اسی عہد میں قرآن فہمی اور مطالعہ قرآن میں انہاک رکھنے والے علماء کا بڑا حلقہ بھی وجود میں آیا۔ جن میں شیخ برہان کالپوی(م۱۵۶۳)، ملا فیروز کشمیری(م۱۵۶۵)، شیخ احمد فیاض امیٹھوی(م۱۵۷۴)، شیخ حمید سنبھلی(م۱۵۷۵)، مفتی محمد جمال خان دہلوی(م۱۵۷۶)، مولانا جلال تلہ لاہوری، شیخ جمال گجراتی(م۱۵۸۹)، ملک محمود پیارو گجراتی(م۱۵۹۱)، شاہ فضل اللہ برہانپوری(م۱۵۹۶)، سیّد عبداللہ المتقی السندی(م۱۵۷۶)، شیخ عباسی السندی(م۱۵۸۹)، نوح بن نعمت اللہ السندی(م۱۰۸۹) شامل تھے۔

دربار اکبری سے وابستہ علمائے قرآن میں ملا عبداللہ سلطان پوری(م۱۵۸۲)، حاجی ابراہیم سرہندی(م۱۵۸۶)، حاجی ابراہیم محدث قادری(م۱۵۹۳)، قاضی عبدالقادر(م۱۶۰۲)، اور قاضی بہلول نمایاں ہیں۔

قرآن کے صوفی علماء میں شیخ عزیز اللہ چشتی، اور شیخ ضیاء اللہ شطاری معروف تھے۔ اس عہد میں تفسیر کی قدیم کتب کی شروح ، حواشی اور قرآنی فنون پر عربی میں یہ کتابیں لکھی گئیں:

> شیخ حسن محمد بن احمد گجراتی(م۱۵۷۴) کی "تفسیر محمدی" ، شیخ مبارک بن خضر ناگوری (م۱۵۹۳) کی " منبع عیون المعانی" ، ابوالفیض فیضی(م۱۵۹۵) کی"سواطع الالہام" ، شیخ منور بن عبدالمجید(م۱۶۰۲) کی " درر التنظیم فی ترتیب الآلی والسور الکریم " ، فارسی میں

شیخ یعقوب صرفی کشمیری (م۱۵۹۴) کی "مطلب الطالبین" اور شیعی عالم فتح اللہ شیرازی (م۱۵۸۸) یا فتح اللہ بن شکر اللہ کاشانی کی تفسیر، عبدالرحیم خان خاناں کی بیٹی جاناں بیگم کی طرف منسوب تفسیر شامل ہے۔
اسی عہد کی مزید ۴ عربی و فارسی جزوی تفاسیر اور تفسیر کی متداول کتب پر ۸ حواشی کا ذکر بھی ملتا ہے۔

علماء نے مطالعہ قرآن کے محض تصنیفی و تالیفی پہلو پر ہی توجہ نہیں دی، بلکہ انفرادی مجالس اور مذاکرات میں تفسیری مسائل پر بحث اور قدیم تفاسیر پر نقد و جرح اور تشریح و توضیح کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی عہد کے حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مطالعہ قرآن سے متعلق تمام مسائی میں معقولات کا اثر نمایاں اور عربی کا غلبہ واضح دکھائی دیتا ہے۔

سترہویں صدی عیسوی

جہانگیر ، شاہ جہاں اور عالمگیر کے اس صد سالہ عہد حکومت کے ہر دور میں تفاسیر ، شروح و حواشی اور فن تفسیر پر کتب لکھنے کا کام جاری رہا، تاہم تفسیر اور قرآن کی نشر و اشاعت کے حوالے سے عالمگیر کا دور نمایاں اور خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

☆ عہد سابق کے برعکس علوم القرآن کے مطالعہ ، تصنیف و تالیف کے لیے عربی کی بجائے فارسی کو ترجیح حاصل ہوئی۔

☆ اس عہد میں قرآنی مسائل پر وسیع شہرت کے حامل علمی مباحثے و مذاکرے منعقد ہوئے، جن میں سے "ایاک نعبد و ایاک نستعین" نامی مذاکرہ جس کے شرکاء میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور دانش مند خان شامل تھے، معروف ہوا۔

☆ اس عہد میں مطالعہ قرآن / تفسیر قرآن کے مروج طریق سے مختلف مناہج پر بالخصوص فقہی انداز کی حامل، اور احکام شرعی کے استنباط کے لیے تفاسیر لکھی گئیں۔ ان میں : التفسیرات الاحمدیہ ملا جیون(م۱۷۱۷) ، انوار الفرقان و ازہار القرآن، شیخ غلام نقش بندی لکھنوی(م۱۷۱۴) اور ثواقب التنزیل فی امارۃ التاویل، علی اصغر قنوجی (م ۱۷۲۸)(نامکمل)، جبکہ متصوفانہ افکار اور رنگ کی حامل تفسیر عرائس البیان کا فارسی

ترجمہ از شیخ بدر الدین سرہندی، تفسیر شاہ، از شاہ محمد بن عبد محمد(م ۱۶۶۳) اور شیعی عقائد کی ترجمان تفسیر قرآن از علی شیرازی منظر عام پر آئیں۔

اس عہد کی دیگر قابل ذکر تفاسیر یہ ہیں :

☆ تفسیر مرتضوی۔ فارسی، از شیخ زین العابدین شیرازی ۔ ۱۶۰۷ء میں نواب مرتضٰی حسن خان کے حکم سے مکمل ہوئی۔

☆ تفسیر نظامی۔ فارسی ، از شیخ نظام الدین بن عبدالشکور تھانیسری(م ۱۶۳۷)

☆ انوار الاسرار فی حقائق القرآن ۔ عربی، از شاہ عیسیٰ جنداللہ برہان پوری

☆ تفسیر جہانگیری ، ترجمہ قرآن ۔ از شیخ نعمت اللہ بن عطا نارنولوی فیروز پوری(م۱۶۶۲)

☆ زبدۃ التفاسیر۔ عربی، از خواجہ معین الدین کشمیری (م۱۰۸۵ھ) ۱۶۶۴ء

☆ شرح القرآن معینی۔ فارسی از خواجہ معین الدین کشمیری(م۱۰۸۵ھ)۱۶۶۴ء

☆ تفسیر امینی ، فارسی ، از محمد امین صدیقی علوی

☆ زیب التفاسیر۔ فارسی، صفی بن ولی قزوینی کشمیری ۱۶۷۰ء

☆ زبدۃ التفاسیر۔ از شیخ الاسلام بن قاضی عبدالوہاب (م ۱۶۹۷ء)

☆ تفسیر شاہیہ ۔ از محمد محبوب عالم گجراتی (م ۱۷۰۰)

☆ تفسیر القرآن از محمد محبوب عالم گجراتی (م ۱۷۰۰)

☆ نعمت عظمیٰ ۔ فارسی۔ از مرزا نورالدین (۱۷۰۹ء)

دیگر علماء تفسیر

عبدالسلام لاہوری، عبدالسلام دیوی، محمد فاضل بدخشی، خواجہ بہاری لاہوری، ملا محمود جونپوری، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی، عبدالقوی برہانپوری، میر طفیل محمد اور محمد یعقوب لاہوری شامل ہیں۔ ان علماء میں سب سے زیادہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی(م۱۶۵۶) کو شہرت حاصل ہوئی۔ بعض علماء نے جزوی تفاسیر لکھیں، بعض نے قدیم و متداول کتب تفسیر کے حواشی اور شروح، جبکہ بعض علماء نے متعلقات قرآنی پر تصانیف تحریر کیں، ان کا مختصر تذکرہ درج ہے :

جزوی تفاسیر۔ سوَر و آیات

☆ سورہ اخلاص ۔ امیر ابو المعالی۔ (م۱۶۳۶)
☆ سورۃ الجاثیہ ۔ محمد ہاشم گیلانی (م۱۶۵۰)
☆ سورہ یوسف ۔ محمد بن ابی سعید کالپوی (م۱۶۶۰)
☆ سورہ البقرہ۔ شیخ نور الدین احمد آبادی(م۱۷۴۳)
☆ آیۃ النور ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (م ۱۶۲۴)
☆ تفسیر بعض الآیات ۔ علی بن سیّد نور
☆ تفسیر آیات الاحکام ۔ قاضی بزدوی (م۱۷۱۴)

حواشی و تعلیقات

اس ایک صدی میں سب سے زیادہ حواشی و تعلیقات " انوار التنزیل للبیضاویؒ" پر لکھی گئیں۔ جن کی تعداد ۱۰ ہے اور ان کے مصنفین میں : ملا عبدالسلام لاہوری ،مفتی عبدالسلام دیوی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، محمد ہاشم گیلانی، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی، ملا محمد یعقوب لاہوری، میر طیب بلگرامی، سیّد عبداللہ دہلوی، نور الدین محمد صالح گجراتی اور سیّد جار اللہ الہ آبادی شامل ہیں۔

علوم القرآن

اس حوالے سے قرأت ، کتابت،ناسخ و منسوخ ، اعراب ، رسم الخط اور تخریج الآیات کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئیں، جن میں سے چند نمایاں یہ ہیں :

☆ دستور المفسرین ۔ علم تفسیر۔ عماد الدین عارف (م۱۶۱۲)
☆ فتح محمدی۔ فن تفسیر ۔ صوفی شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی
☆ ہادیہ قطب شاہی۔ قرآنی الفاظ کا انڈکس
☆ نجوم الفرقان ۔ اشاریہ الفاظ قرآنی ۔ مصطفیٰ بن محمد سعید
☆ مجمع الفوائد۔ متعلقات قرآن۔ محمد قلی بادشاہ قلی

دور انحطاط و زوال

۱۸۵۷ء تک مغلیہ عہد کے دور انحطاط میں مرکز کی کمزوری اور سیاسی زوال کے باعث اہل برصغیر ہولناک حوادث کا شکار ہو کر تیزی سے غلامی کی طرف بڑھتے رہے۔ اس کا لازمی نتیجہ علمی و فکری اور تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں کا فقدان تھا۔ تاہم مطالعہ قرآن کے حوالے سے اس دور میں اگرچہ محدود مگر قابل قدر اور انقلابی سرگرمیاں منظر عام پر آئیں۔

۱۷۶۳ء میں سیّد المفسرین شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کی مطالعہ و خدمت قرآن کی مساعی نہ صرف نمایاں اور لازوال ہیں، بلکہ انھیں کلیدی مقام بھی حاصل ہے۔ ولی اللہی خاندان نے نہ صرف ترجمہ و تفسیر قرآن کے گراں قدر کارنامے سرانجام دیئے، بلکہ اصول تفسیر میں جامع "الفوز الکبیر" تصنیف کر کے تفسیری تقلید کے عرصہ دراز سے جاری انداز کو تبدیل کر دیا۔ اسی کے تتبع میں سرسیّد احمد خان (م۱۸۹۷ء/۱۳۱۶ھ) نے بھی ایک کتاب لکھی اور اصول تفسیر میں جدت پیدا کی۔

اس عہد کے تراجم و تفاسیر:

- ☆ التفسیر النورانی للسبع المثانی۔ مولانا نور الدین احمد آبادی (م ۱۷۴۲)
- ☆ نثر المرجان فی رسم قلم القرآن۔ شیخ محمد غوث بن ناصر الدین (م۱۸۰۸)
- ☆ التفسیر المظھری۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۸۱۰)
- ☆ حاشیہ الکمالین علی الجلالین۔ سلام اللہ رام پوری (م ۱۸۱۴)
- ☆ تفسیر فتح العزیز۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۸۲۴)
- ☆ تفسیر آیۃ النور۔ شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۳)
- ☆ ترجمہ قرآن۔ شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۳)
- ☆ تفسیر "معدن الجواہر"۔ مولانا ولی اللہ فرنگی محلی(م۱۸۴۳)

۱۸۵۷ء تا تقسیم ہند

یہ عہد اہل برصغیر کے زوال اور غلامی کا عہد ہے۔ اس میں جہاں اسلامی معاشرے کی بنیادوں کو شدید دھچکے لگے، وہیں مسلمان تفرقہ بازی، منافرت اور منافقت کے جال میں پھنس گئے۔ انہیں ایک طرف انگریز کی جابرانہ عملداری سے واسطہ تھا، تو دوسری طرف ہندو کی مکاری سے سابقہ تھا۔ اس کے علاوہ یورپ سے آنے والے عیسائی پادریوں کی تبلیغی و مشنری سرگرمیاں بھی حد درجہ پریشان کن تھیں، ان کے اور انگریزی تعلیم کے اثرات مسلمانوں اور ان کی نسل نو کو مذہب سے بے گانہ اور ماضی سے متنفر کر رہے تھے۔ ایسے نامساعد حالات میں قرآن اور مذہب سے وابستگی کے لیے "درس نظامی کو مرتب و مروج کیا گیا۔

قیام پاکستان سے قبل کی تفسیری خدمات

☆	مولانا فیض الحسن سہارنپوری	(م۔ ۱۳۰۴)	حاشیہ بیضاوی و جلالین
☆	نواب صدیق حسن خان	(م۔۱۳۰۷)	تفسیر فتح البیان
☆	سرسیّد احمد خان	(م۔۱۳۱۵)	تفسیر القرآن
☆	مولانا رشید احمد گنگوہی	(م۔۱۳۲۳)	
☆	مولانا عبدالحق حقانی	(م۔۱۳۳۵)	تفسیر حقانی
☆	سیّد امیر علی	(م۔۱۳۳۷)	تفسیر مواہب الرحمٰن
☆	سیّد احمد حسن دہلوی	(م۔۱۳۳۸)	تفسیر احسن التفاسیر
☆	مولانا وحید الزماں	(م۔۱۳۳۸)	تفسیر وحیدی
☆	مولانا حمید الدین فراہی	(م۔۱۳۴۹)	تفسیر نظام القرآن
☆	سیّد انور شاہ کاشمیری	(م۔۱۳۵۲)	مشکلات القرآن
☆	مولانا اشرف علی تھانوی	(م ۔ ۱۳۶۲)	تفسیر بیان القرآن
☆	مولانا عبداللہ سندھی	(م ۔ ۱۳۶۳)	تفسیر المقام المحمود
☆	مولانا ثناء اللہ امرتسری	(م۔۱۳۶۷)	تفسیر ثنائی

قیام پاکستان کے بعد۔ چند اہم تفاسیر

☆ تفسیر عثمانی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی (م۔۱۳۶۸)
☆ تبصیر الرحمن۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی (م۔ ۱۳۷۵)
☆ ترجمان القرآن۔ ابوالکلام آزاد (م۔ ۱۳۷۷)
☆ تفسیر۔ مولانا احمد علی لاہوری۔ (م۔ ۱۳۸۱)
☆ معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع۔ (م۔ ۱۳۹۶)
☆ معارف القرآن۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی
☆ تفسیر ماجدی۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ (م۔۱۳۹۸)
☆ تفہیم القرآن۔ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی۔ (م۔۱۹۷۹)
☆ تدبر قرآن۔ امین احسن اصلاحی
☆ الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن۔ غلام مصطفیٰ شاہ قاسمی
☆ ضیاء القرآن۔ پیر کرم شاہ الازہری
☆ منہاج القرآن۔ پروفیسر طاہر القادری

ان کے علاوہ بعض دیگر تفسیری سلسلوں کا کام جاری ہے۔

برصغیر میں مطالعہ قرآن کی جہتیں

برصغیر میں مطالعہ قرآن کے حوالے سے کئی جہتیں اختیار کی گئیں۔ اور کئی مجالات میں وسیع و وقیع تصنیفی و تحقیقی کام کیا گیا۔ ان کا ایک اجمالی جائزہ گذشتہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ اب ان جہات میں سب سے اہم "تفسیر قرآن" کا ذکر کیا جائے گا۔

تفسیر قرآن

یوں تو دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کی تفاسیر لکھی گئیں۔ اسی طرح برصغیر میں بھی مقامی زبانوں میں قابل قدر کام ہوا۔ مگر دلچسپ اور حیرت انگیز امر یہ ہے کہ محض قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کے حوالے اور نسبت سے عربی کو برصغیر کی تصنیفی و تالیفی

زبان کا مقام بھی حاصل ہوا۔ اور اسی میں دیگر کئی علوم و فنون کی طرح ترجمۃً تفسیر قرآنی کا بے حد گرانقدر اور وسیع ذخیرہ علمی تیار ہوا۔

☆ عربی تفاسیر کے حوالے سے یہ بات بھی اہم ہے کہ بعض علماء نے عربی۔ فارسی یا اردو۔ عربی اور اردو۔ فارسی میں تفاسیر لکھیں۔

☆ برصغیر میں پہلی لکھی گئی عربی تفسیر "کاشف الحقائق و قاموس الوقائق" ہے۔ جسے محمد بن احمد شریحی، تھانیسری نے ۸۲۰ھ میں لکھا۔

☆ مختلف مراکز مخطوطات میں موجود مخطوطات یا مطبوعہ مکمل عربی تفاسیر کی تعداد ۱۶ ہے جن میں سے ۷ مطبوعہ اور ۹ قلمی ہیں۔

☆ قرآن مجید کی جزوی تفاسیر ۱۹(۵ مطبوعہ، ۱۴ قلمی) ہے۔ مختلف تفاسیر کی شروح، حواشی، اور تعلیقات کی تعداد ۱۵ ہے۔ جن میں سے ۶ مطبوعہ اور ۹ قلمی ہیں۔

☆ متعلقات قرآن پر عربی میں ۳۲ تصانیف کا تذکرہ موجود ہے، جن میں سے ۱۴ مطبوعہ اور ۱۸ غیر مطبوعہ ہیں۔

☆ ۵۳ ایسے مفسرین کے حالات مختلف تذکروں میں موجود ہیں، جن کی تفاسیر موجود ہیں۔

باعتبار موضوعات منفرد عربی تفاسیر

تصوف :

کاشف الحقائق(محمد بن احمد شریحی)، درر ملتقط (سید گیسو دراز)، اور منبع عیون المعانی، و مبارک بن خضر ناگوری (م۔۱۰۰۱)

اختصار بہ انداز جلالین :

قرآن القرآن بالبیان۔ (کلیم اللہ جہاں آبادی۔ م ۔ ۱۱۴۱) زبدۃ التفاسیر (خواجہ معین کشمیری۔م۱۰۸۵)، تفسیر صغیر (امیر عبداللہ محمد بن علی اصغر قنوجی: م ۱۱۷۸)

منقبت رسول ﷺ :

تفسیر القرآن (حاجی عبدالوہاب بخاری ۔ م۹۳۲) ۔ یہ تفسیر ازحد دلچسپ و عجیب ہے اور مقبول مولانا مناظر احسن گیلانی(ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت۔ ۳۰۹/۲) : " ہندوستان کے سوا ایسی تفسیر کہیں اور نہیں لکھی گئی"۔ اس میں مفسرؒ نے قرآن کریم کی تمام آیات کے مطالب اس طرح پیش کیئے ہیں کہ گویا سارا کلام ربانی آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدح میں ہے۔ افسوس کہ اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں۔

ربط آیات :

اس حوالے سے حسن بن محمد میاں جیو (م۔۹۸۲) کی تفسیر محمدی منفرد ہے۔

بے نقط :

صنعت اہمال میں ابوالفیض فیضی (م۔۱۰۰۴) کی ۷۰۰ صفحات پر مشتمل " سواطع الالہام" کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ اور بقول مناظر احسن گیلانی (حوالہ بالا ص ۹۴۔۲/۲۵۸): یہ ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر کسی دوسرے اسلامی ملک کے علمی حلقوں میں نہیں مل سکتی"۔

متقدم مفسرین کے خیالات کا اختصار / قدیم و جدید کا امتزاج :

نواب صدیق حسن خان قنوجی کی تفسیر " فتح البیان فی مقاصد قرآن"

تفسیر القرآن بالقرآن :

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی " تفسیر الکلام بکلام الرحمن"

فقہی مباحث میں حنفی نقطہ نظر کی وضاحت:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵) کی "تفسیر مظہری"

خلاصہ تفاسیر:

"زبدة التفاسیر" ۔ خواجہ معین کشمیری (م۔۱۰۸۵) "زبدة التفاسیر للعلماء المشاہیر" قاضی عبدالوہاب گجراتی (م۔۱۱۰۹) اور "قرآن القرآن بالبیان" سلیم اللہ جہاں آبادی(م۔۱۱۴۱)

جزوی تفاسیر:

سوَر: سورہ یوسف، المرسلات، العصر، الکافرون۔
آیات: آیۃ النور۔ / مشکل آیات: "تفسیر غرائب القرآن"
بعض پاروں بالخصوص پارہ "عم" کی ۴ صفحات سے لے کر ۸ صفحات کی تفاسیر

حواشی۔ تعلیقات و شروح:

مدارک التنزیل للنسفی ۳، انوار التنزیل (للبیضاوی) ۱۶، جلالین ۳، اور ان کے علاوہ الاکلیل(للسیوطی) الکشاف(للزمخشری)

موضوعات تصانیف متعلقات قرآن

ناسخ و منسوخ، تخریج آیات قرآن، ضبط الفاظ قرآنی، اعراب، قرأت مشہورہ، ائمہ سبع، جمع آیات حسب موضوعات، تشریح آیات شرعیہ، استخراج و استنباط مسائل۔ فضائل آیات و سور، قرآن رسم الخط، اسمائے قرآن، مباحث قرآن، اعلام القرآن، احکام و وجوبیت، صوم، اوراد، ادعیہ، مواعظ حسنہ، قصص القرآن، آیات الاعجاز، آیات الاحکام، تفسیر اور متعلقات تفسیر، نسق آیات، تلخیص تفاسیر، مشکلات القرآن، مفردات القرآن،

متشابہات، توضیح معانی، حل تراکیب، مسائل وراثت وغیرہ۔

برصغیر۔ مقامی زبانوں میں تراجم

برصغیر کے علماء ایک عرصہ تک تراجم قرآن کے حوالے سے تذبذب کا شکار رہے۔ بنگال میں اسے تقدس و احترام کے منافی اور سرحد میں تحریف تصور کیا جاتا تھا، مگر مفاہیم قرآن سے کماحقہ آگاہی اور علوم و معارف کے مطالعہ کے لیے اس کے تراجم کی ضرورت بھی محسوس کی جاتی رہی۔ بارہویں صدی ہجری کے اواخر میں سیّد المفسرین شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے فارسی ترجمہ اور بعد ازاں ان کے خاندان کے دیگر تراجم نے صدیوں کی جھجک اور گومگو کی کیفیت ختم کر کے مطالعہ قرآن کے ہمہ پہلو وسیع میدان کا دروازہ کھولا۔ بلاشبہ ولی اللّٰہی خاندان کی یہ خشت ہائے اوّل اور اصول تفسیر کا تعین ایسی خدمت ہے، جسے اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء کے مصداق قرار دیا جا سکتا ہے۔ آنے والی صدیوں اور عہدوں میں اسی شجرہ طیبہ۔ یعنی تراجم و تفاسیر قرآن کے ہزاروں رنگ برنگ سدا بہار پھولوں سے چمنستان قرآن مہک رہا ہے۔

مقامی زبانوں میں قرآنی تراجم کے آغاز کے ساتھ ہی علوم و معارف کی تفسیر و تفہیم کا لامتناہی سلسلہ نہ صرف جاری ہوا، بلکہ عہد بہ عہد پھیلتا جا رہا ہے۔ سینکڑوں تراجم و تفاسیر کی بارہا طباعت کے ہزاروں، لاکھوں نسخوں نے ہر جویائے حق کو منزل مراد سے آشنا کیا ہے۔

برصغیر میں پہلا ترجمہ قرآن ہندی/سنسکرت/سندھی زبان میں تھا۔ جو ۱۸۸۳ء میں "الور" کے راجہ کی فرمائش پر لکھا گیا۔ تاہم باضابطہ ترجمہ کی حیثیت شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمہ کو ہی حاصل ہے۔

برصغیر کی مقامی زبانوں کے تراجم و تفاسیر کے حوالے سے یہ بات یہ امر پیش نظر رہے کہ کسی بھی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا جائے۔ یہ امر لازمی ہے کہ ایسی کوشش کرتے ہوئے مقامی محاورے کے مطابق عربی الفاظ کے

مفاہیم کو قدرے وضاحت سے یا مختلف انداز سے پیش کیا جائے۔ ایسی صورت میں ترجمہ و تفسیر میں بسا اوقات تمیز کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ مزید یہ امر بھی ذہن میں رکھا جائے کہ مقامی زبانوں میں تراجم و تفاسیر کی ایسی بڑی تعداد موجود ہے جس میں ترجمہ صاحب تصنیف کا ہو اور تفسیر یا حواشی کسی اور مفسر کے یا کسی اور زبان میں۔ یا اس کے برعکس ترجمہ کسی اور زبان یا مترجم کا ہو اور حواشی و فوائد صاحب تصنیف کے۔

تراجم و تفاسیر قرآن سے جہاں مطالعہ قرآن کے مزید اور وسیع مواقع حاصل ہوئے وہیں اس خطہ میں اسلام کی مقبولیت اور قرآن کی اثر انگیزی نے دشمنوں کو پہلے سے بڑھ کر حاسد بنا دیا، اور انہوں نے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لیے جہاں قرآن کے الٰہی کلام ہونے کی بجائے انسانی کلام ہونے کا تصور عام کیا وہیں قرآن کے فاسد اور غلط تراجم کر کے ناپختہ ذہنوں کو اسلام سے دور اور مشکوک کر دیا۔

فارسی تراجم و تفاسیر

فارسی برصغیر میں طویل عرصہ تک سرکاری اور علمی زبان رہی۔ ایران و افغانستان کے قرب اور وسط ایشیائی ریاستوں سے اتصال کے باعث یہاں اس کا اثر و نفوذ گہرا رہا۔

۷۳۰ھ میں حسن بن محمد علقمی المعروف بہ نظام نیشاپوری دولت آبادی کا عربی تفسیر "غرائب القرآن" کے ساتھ کیا ہوا ترجمہ برصغیر میں پہلا فارسی ترجمہ قرآن کہلاتا ہے۔ جبکہ محمد بن احمد المعروف خواجگی شیرازی کے طبرسی کی تفسیر "مجمع البیان" کے خلاصہ کو اوّلین فارسی تفسیر کا درجہ حاصل ہے۔

ڈاکٹر زبید احمد کے مطابق برصغیر کے فارسی تراجم و تفاسیر قرآن کی تعداد دو سو پچاس سے متجاوز ہے، جبکہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۱/۱۶۔۶۱۵) کے مطابق صرف فارسی تراجم قرآن کی تعداد ۵۲ اور کلی و جزوی تفاسیر ۳۰ سے زائد ہیں۔

فارسی کی اہم تفاسیر

البحرالمواج (قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔م۸۴۹ھ)، تفسیر تاتارخانی، تفسیر اکبری (شیخ مبارک ناگوری۔ م۱۰۰۱ھ)، مطلب الطالبین (شیخ یعقوب صرفی کشمیری۔م۱۰۰۳ھ) نعمت عظمیٰ (نورالدین محمد معروف بہ نعمت اللہ ولی۔م۱۰۱۵)، شرح القرآن معینی (خواجہ معین کشمیری۔ م۱۰۸۵ھ)، زیب تفسیر (محمد صفی بن ولی قزوینی م۔۱۰۸۷)، زیب التفاسیر (عالمگیر کی صاحبزادی زیب النساء ۔ م۱۱۱۲ھ)، تفسیر امینی (محمد امین صدیقی)

☆ ان تفاسیر میں البحرالمواج نہ صرف مشکل ہے، بلکہ تراکیب نحوی، مسائل فقہ و عقائد پر مشتمل ہے۔

☆ ایک اور اہم تفسیر دور جدید میں سیّد ابوالقاسم رضوی کشمیری لاہوری (م۔۱۳۲۴ھ /۱۹۰۹ء) نے لکھی، " لوامع التنزیل و سواطع التاویل" نامی یہ تفسیر انتہائی مبسوط اور ۳۰ ضخیم جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ابتدائی ۱۵ حصے مولانا ابوالقاسم رضوی نے لکھے، ان کی وفات کے بعد بقیہ ۱۵ جلدیں ان کے صاحبزادے مولانا سیّد علی الحائری (م۔۱۳۶۰ھ) نے تحریر کیں۔ اس میں مختلف شیعی و سنی مفسرین کے اقوال، مباحث و مناظرات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

عربی تفاسیر کے فارسی تراجم

۱۔ تفسیر الطبری کا فارسی ترجمہ منصور بن نوح سامانی کے عہد ۹۶۳ء /۳۵۲ھ میں سات علماء کے بورڈ نے کیا۔

۲۔ امام رازی کی تفسیر کبیر کا ترجمہ ۱۰۸۱ھ میں مولانا صفی الدین اردبیلی نے کیا۔

اہم فارسی تراجم قرآن

نظام نیشاپوری ، مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ ، نوح معالائی سندھی، شاہ ولی اللہ دہلویؒ ، شاہ محمد غوث لاہوری، شاہ محمد اجمل کے تراجم مشہور و اہم ہیں۔

اردو تراجم و تفاسیر

دنیا بھر کی زبانوں میں سے صرف اردو کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ترجمہ و تفسیر قرآن کا سب سے زیادہ لٹریچر اسی میں لکھا گیا۔ ڈاکٹر احمد خان کی مرتبہ " قرآن حکیم کے اردو تراجم۔ کتابیات " میں ان کے ۱۰۱۱ اندراجات موجود ہیں۔

اوّلین تراجم

☆ کہا جاتا ہے کہ اردو زبان کا پہلا ترجمہ وہی ہے جو ۸۸۳ء میں راجہ الور کی فرمائش پر لکھا گیا۔ اسی عہد کی ہندی اور ابتدائی دور کی اردو میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔

☆ ۱۰۸۷ھ میں قدیم دکنی اردو میں عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب خان کا ترجمہ و تفسیر بنام "تفسیر وہابی"

☆ ۱۱۰۹ھ میں سورہ یوسف کی پرانی گجراتی اردو میں منظوم تفسیر۔

☆ ۱۱۳۱ھ میں اردو، عربی اور فارسی کا مخلوط ترجمہ از قاضی محمد معظم سنبھلی۔

☆ ۱۱۵۰ھ میں کسی مجہول الخبر مترجم کا ترجمہ۔

☆ ۱۲۰۵ھ میں شاہ عبدالقادر کا ترجمہ و حواشی بنام موضح القرآن۔

☆ اردو کا پہلا تشریحی ترجمہ حکیم محمد شریف خان (م۱۲۲۲) سے منسوب ہے۔

☆ اٹھارہویں صدی عیسوی میں ۱۰ تراجم کا ذکر ملتا ہے۔

☆ انیسویں صدی عیسوی اردو تراجم کے لیے بہت اہم ہے۔ اس میں نہ صرف اردو ترجموں کی شدید ضرورت محسوس ہوئی بلکہ ان کا اہم کردار بھی سامنے آیا۔

اس عہد کا پہلا ترجمہ ۱۸۰۳ء میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے ڈاکٹر گل کرسٹ (م۱۸۴۱) کے حکم پر علماء کی ایک کمیٹی نے کیا، جبکہ اس صدی کے آخری تراجم میں مولانا فتح محمد جالندہری اور عاشق الٰہی میرٹھی کے تراجم شامل ہیں۔ اس صدی میں تقریباً ۶۴ مکمل تراجم ہوئے، جن میں نواب صدیق حسن خان(م۱۸۸۹)، شاہ رفیع الدین (م۱۸۱۸)، اور مولانا عبدالحق حقانی (م۔۱۸۹۹) اہم اور معروف ہیں۔

جزوی تراجم کی تعداد تقریباً ۲۲ ہے ، جن میں سورہ فاتحہ ، سورہ یوسف ، بنی اسرائیل، پنجسورہ، یٰسٓ ، بقرہ ، مزمل، ھود، ق اور الذاریات کے علاوہ پارہ اوّل اور ۳۰/۲۹ کے تراجم شامل ہیں۔

بیسویں صدی عیسوی اردو تراجم کے دور انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے تراجم کی نہ صرف تعداد زیادہ ہے، بلکہ تقلیدی منہج سے مختلف طریق ترجمہ اختیار کیا گیا۔ اس صدی کے ابتدائی تراجم میں حیرت دہلوی کا ۱۹۰۱ء میں ترجمہ قرآن معہ تفسیر بالحدیث اور ۱۹۰۲ء میں سیّد امیر علی، ۱۹۰۵ء میں مولانا وحید الزماں اور ۱۹۱۲ء میں مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کے تراجم شامل ہیں۔

اس دور میں ۸۸ مکمل تراجم لکھے گئے، جن میں سے اکثر کے ساتھ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح بھی شامل کی گئی ۔ ان میں :

بیان القرآن۔	مولانا اشرف علی تھانوی،	ترجمہ قرآن۔	مولانا محمود الحسن
ترجمان القرآن۔	مولانا ابوالکلام آزاد ،	تفہیم القرآن ۔	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ
تفسیر ماجدی ۔	مولانا عبدالماجد دریا آبادی،	تدبر قرآن ۔	مولانا امین احسن اصلاحی
تفسیر القرآن ۔	مولانا محمد حنیف ندوی،	توضیح القرآن۔	ابو مصلح حیدر آبادی
مفہوم القرآن ۔	غلام احمد پرویز ،	فیوض القرآن۔	حامد حسن بلگرامی
ضیاء القرآن۔	پیر کرم شاہ الازہری،	اردو ترجمہ تفسیر مظہری	

تفسیر الحسنات بآیات بیّنات ۔ محمد احمد ابوالحسنات قادری

معارف القرآن ۔ مولانا ادریس کاندہلوی

۔۔ جزوی تراجم کی تعداد ۳۸ ہے

۔۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار (۱/۱۶۔۶۱۵) کی رائے میں برصغیر کے اردو تراجم کی تعداد ۹۲ اور جناب محمد مسعود احمد کے مطابق ۱۲۳ ہے۔

منظوم اردو تراجم

اردو میں متعدد مکمل، نامکمل یا جزوی طور پر منظوم تراجم لکھے گئے، تاہم بالعموم منظوم ترجمہ کرتے ہوئے اغلاط کے زیادہ احتمال کے پیش نظر اسے مستحسن نہیں سمجھا گیا۔ البتہ بعض لوگوں نے اسے چیلنج سمجھ کر قبول کیا۔ ان میں :

☆ زاد الآخرۃ ۔ ۱۲۴۴ھ ۔ از مولانا عبدالسلام بدایونی ۔ یہ منظوم ترجمہ ۱۷۶۲ صفحات اور چار مجلدات میں ایک لاکھ اشعار پر مشتمل اور مطبوعہ ہے۔

☆ افصح الکلام ۔ ۱۹۲۵ء ۔ از آغا شاہ قزلباش دہلوی ۔ یہ مکمل منظوم ترجمہ ہے، جس کے دو پارے شائع ہوئے، باقی ۲۸ غیر مطبوعہ ہیں ۔

☆ تفسیر چغتائی۔ از مرزا ابراہیم بیگ چغتائی۔ ۱۹۳۴ء۔ غیر مطبوعہ

☆ نظم البیان فی مطلب القرآن۔ شمس الدین شائق ایزدی۔ یہ منظوم ترجمہ تین جلدوں کے ۲۹۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲۵۶۸۰ اشعار شامل ہیں۔ ۱۹۲۳ تا ۱۹۳۶ لاہور سے شائع ہوا۔

☆ نظم المعانی ترجمہ کلام ربانی۔ آگرہ سے ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔ از مطیع الرحمٰن خادم ان منظوم تراجم میں اہم بات یہ ہے کہ نہ تو کسی نامور عالم کا نام اس میں شامل ہے، نہ اس طرف انہوں نے توجہ دی۔

اردو تفاسیر

☆ اردو میں تفسیر لکھنے کا آغاز دسویں صدی ہجری میں ہو گیا تھا۔ تاہم اس دور کی تفاسیر اور مفسرین کے بارے میں تذکرے خاموش ہیں۔ گیارھویں صدی کے ایک منظوم تفسیری ترجمہ کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

☆ بارھویں صدی ہجری "اردو تفسیر" کے عروج کا دور ہے۔ جس کے آغاز میں سورہ ہود، الحجر، بنی اسرائیل، اور الکہف کی جزوی تفاسیر اور شاہ مخدوم حسینی کی تفسیر قرآن ، شاہ مراد اللہ سنبھلی کی تفسیر مرادی، شاہ غلام مرتضٰی کی تفسیر مرتضوی نمایاں ہیں۔

☆ اردو تفاسیر ابتدائی عہد میں زیادہ تر جزئی تھیں، جو ایک یا دو سورتوں کی تفسیر تک محدود رہیں۔

☆ اکثر اردو تفاسیر ترجمہ قرآن سے مختلف ہیں، بلکہ محض چند الفاظ کے اضافے سے کلمات کی وضاحت کی گئی ہے۔

☆ اردو تراجم و تفاسیر کی مجموعی تعداد ۷۰۰ کے لگ بھگ ہے۔

مسعود احمد : ۱۲۳۔ تراجم اور ۵۷۱ کلی و جزوی تفاسیر

ڈاکٹر نسیم عثمانی : ۲۵۷ مکمل اور ۶۲۳ نامکمل تراجم و تفاسیر

ڈاکٹر احمد خان : ۴۴۲ مکمل اور ۵۶۹ جزوی تراجم و تفاسیر

☆ ایسے تراجم و تفاسیر جن کے سن طباعت اور مقام طباعت کا علم نہیں : ۱۵۵ تفاسیر اور ۳۰ تراجم

☆ مجہول الخبر مفسرین و مترجمین کی تفاسیر و تراجم : ۵۰

دیگر زبانوں میں لکھی گئی تفاسیر /تراجم کا اردو ترجمہ

ان میں تفسیر ابن عباس ، تفسیر الطبری (پہلا پارہ)، تفسیر الجلالین کے دو تراجم، تفسیر مظہری، التفسیرات الاحمدیہ، فتح العزیز (سورہ بقرہ) فتح العزیز (بقرہ و فاتحہ) ، بیان القرآن کے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ، تفسیر البیضاوی، تفسیر ابن عربی اور فی ظلال القرآن کے تین تراجم شامل ہیں۔

دور جدید کی اردو تفاسیر کی خصوصیات

☆ حجم اور مواد کے اعتبار سے گراں قدر۔

☆ ہر مکتب فکر کے افراد کا تفسیری حصہ ۔

☆ اکثر تفاسیر کا مقصود عام فہم انداز میں قرآن کے مقصد و منشاء کی توضیح ۔

☆ جدید ذہن کا اطمینان ۔

☆ عصر حاضر کے مسائل اور ضروریات کی نشاندہی اور حل کی کوشش ۔

☆ محض تراجم کی بجائے فہم قرآن کی طرف توجہ ۔

☆ قدیم انداز اور منہج سے یکسر مختلف تفاسیر۔

بنگال میں تراجم و تفاسیر اور مطالعہ قرآن

بنگلہ زبان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا کام انیسویں صدی کے اواخر میں شروع ہوا۔ اس تاخیر کی دو بڑی وجوہات تھیں اولاً یہ کہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر تک یہاں فارسی کو سرکاری اور ثقافتی زبان کا درجہ حاصل تھا۔ لہٰذا فارسی تراجم ہی متداول تھے۔ ثانیاً یہ کہ علماء اور عوامی حلقوں میں ترجمہ قرآن کے عمل کو قرآن کے تقدس کے خلاف اور اہانت قرآن کا موجب گردانا جاتا تھا۔ تاہم یہ روایت بھی موجود ہے کہ اس تصور کے باوجود ۱۹ ویں صدی کے آغاز میں ترجمہ و تفسیر کا کچھ کام ضرور ہوا، جو مخفی رہا۔ ایسے تراجم میں ۱۸۰۰ء میں ہونے والا امیر الدین باسوینا/بشوینا کا مکمل ترجمہ قرآن بنگلہ زبان کا قدیم اور اوّل ترین ترجمہ قرار دیا گیا۔ اسی طرح پارہ عم کے دو تراجم از غلام اکبر علی اور خوندکر میر واحد علی بھی ابتدائی دور کے تراجم ہیں، جو ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئے۔ ان دونوں تراجم میں سے مئوخر الذکر منظوم بنگالی میں ہے۔

انیسویں صدی کے دیگر بنگلہ تراجم

☆ مولانا نعیم الدین کے پندرہ پاروں کا ترجمہ اور تفسیر جس کی طباعت کا آغاز ۱۸۸۷ء میں ہوا، بعد ازاں ان کے بیٹوں نے ۲۳ ویں پارے تک اسے آگے بڑھایا۔

☆ ۱۸۸۱ء میں غیر مسلم بنگالی، برہمن گریش چندراسین نے قرآن مجید کا بنگالی ترجمہ مکمل کیا، جو شائع ہوا۔ بعض محققین کے نزدیک یہی ترجمہ قرآن بنگلہ زبان کا پہلا ترجمہ قرآن ہے۔

☆ مولانا عباس علی(۱۸۵۹۔۱۹۳۲ء) کا مکمل ترجمہ قرآن بھی اٹھارویں صدی کے اواخر میں ہوا جو ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا۔

☆ ۱۸۷۲ء میں نعمت خدا نامی رسالہ میں نصیر الدین احمد کا ترجمہ منتخب آیات شائع ہوا۔

☆ ۱۸۷۹ء میں راجندر ناتھ مترا کا ترجمہ سورہ البقرہ منظر عام پر آیا۔

☆ ۱۸۸۷ء میں مولوی اکبر الدین دیناج پوری کی تفسیری نگارشات شائع ہوئیں۔

☆ ۱۸۹۲ء میں الحاج صوفی میاں جان کمالی کی بعض آیات کی تفسیر و ترجمہ شائع ہوئے۔

۱۹ ویں صدی کے مکمل بنگلہ تراجم قرآن کی تعداد ۱۵ اور جزوی تراجم کی تعداد ۲۷ کے لگ بھگ بیان کی گئی ہے۔

بنگلہ تراجم و تفاسیر۔ بیسویں صدی میں

بنگلہ زبان میں تراجم و تفاسیر کا زیادہ تر کام اسی صدی میں ہوا۔ اس میں خان بہادر تسلیم الدین احمد کا مکمل ترجمہ قرآن ۱۹۲۰ء ، فضل الرحیم چوہدری کا ۳۲۔۱۹۳۱ء ، اور مولانا محمد دانی کا ترجمہ ۱۹۴۵ء میں منظر عام پر آئے۔

قیام پاکستان کے بعد معیاری بنگلہ ترجمہ قرآن کی شدید ضرورت کی تکمیل کے لیے ۱۹۶۲ء میں اسلامی اکادمی (حال اسلامک فاؤنڈیشن) نے ممتاز علماء کا بورڈ تشکیل دیا جس کی کاوش تین جلدوں پر مشتمل معیاری بنگلہ ترجمہ کی صورت میں ۱۹۶۷ء ۷۱ اور ۷۸ میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

غیر مسلموں کے بنگلہ تراجم قرآن کی تعداد ۴ ہے، جن میں برہمن گریش چندرا سین اور پادری ولیم گولڈ سیک کا ترجمہ (شائع شدہ ۱۹۰۸ تا ۱۹۲۰) مکمل تراجم تھے۔ جبکہ کرن گوپال سنگھ کا منظوم بنگالی ترجمہ ۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور سورۃ البقرہ کا ایک جزوی ترجمہ ۱۸۷۹ء میں راجندر ناتھ مترا نے کیا۔

منظوم تراجم قرآن کی تعداد ۵ ہے۔ جن میں ما قبل مذکور کرن گوپال سنگھ کے ترجمہ کے علاوہ ۱۹۴۴ میں میزان الرحمٰن اور بنگلہ دیش کے قومی شاعر قاضی نذر الاسلام کا منظوم ترجمہ پارہ عم ۱۹۳۳ء میں، جبکہ بیگم نور محل کا منظوم ترجمہ پارہ عم ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئے۔

مطالعہ قرآن میں خواتین کا حصہ بھی رہا۔ اس حوالے سے معروف خواتین میں رانی گلبدن بیگم، جن کی تفسیر اورینٹل کالج میگزین پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۳ء میں شائع ہونے کے بعد کتابی صورت میں منظر عام پر آئی، اسٹیٹ آف بھوپال کی نواب سلطان

جہاں بیگم جن کی تصنیف "مدارج القرآن" ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔ بمبئی کی خاتون وحیدہ خانم جنہوں نے مسائل القرآن ، مطالب القرآن ، فوائد القرآن ، ترسیل القرآن، و اساس القرآن اور قرآنیات پر دیگر بہت سا لٹریچر شائع کیا۔ خدیجۃ النساء جنہوں نے قرآنیات کے مختلف پہلوؤں پر قیمتی مقالہ جات لکھے، جو برصغیر کے اہم مجلات میں شائع ہوئے، محمود النساء بیگم جن کا ترجمہ قرآن لاہور سے شائع ہوا، شامل ہیں۔

بنگالی خاتون بیگم نور محل کے منظوم ترجمہ پارہ عم کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔

اردو تفاسیر کے بنگالی تراجم

☆ بیان القرآن ۔ مولانا اشرف علی تھانوی ، مترجم : مولانا نور الرحمٰن

☆ تفہیم القرآن ۔ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، مترجم : مولانا ایم عبدالرحیم

☆ ام القرآن ۔ سورہ فاتحہ ، ابوالکلام آزاد ، مترجم : اختر فاروق

تفسیر حقانی کا ترجمہ جسے سدھاکر گروپ کے چار علماء نے شروع کیا، پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

معلومات قرآن پر مولانا انیس الرحمٰن مرشد آبادی کی تصنیف ۱۹۳۴ میں دو جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی۔

اجزائے قرآن اور اس کے مفسرین میں سورۃ القدر کا ترجمہ بنام روح البیان ۔ علاء الدین احمد۔ 1951 سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ ۔ مولانا اکرم خان ۔ ۱۹۰۵، پارہ عم کے تراجم ۔ خان بہادر تسلیم الدین ۱۹۰۸، خوندکر ابوالفضل عبدالکریم۔ ۱۹۴۰، عبدالواثق صدیقی اور مولانا اکرم خان شامل ہیں۔

مولانا ایم روح الدین کی منتخب آیات کا ترجمہ و تفسیر 1918 میں شائع ہونا شروع ہوا، اور چار جلدوں میں ۱۹۳۰ء میں مکمل ہوا۔

مولانا اکرم خان جو سورۃ فاتحہ و پارہ عم کی تفسیر کے مترجم و مفسر بھی ہیں، نے تحفہ زنداں کے نام سے پانچ جلدوں میں ایک مختصر تفسیر بھی تحریر کی، جس کی آخری جلد ۱۹۵۹ء میں ڈھاکہ سے شائع ہوئی۔

مولانا ذوالفقار علی نے عربی رسم الخط میں بنگالی ترجمہ کا آغاز کیا، جس کی ایک جلد ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی، مگر یہ کام مقبولیت نہ پا سکا۔

مطالعہ قرآن۔۔تراجم و تفاسیر۔۔ سرحد میں

برصغیر کا یہ خطہ زمانہ قدیم سے خصوصی اہمیت اور منفرد تاریخ کا حامل رہا ہے۔ یہاں طویل عرصہ تک فارسی مروج رہی۔ اہل سرحد کی قبائلی کشمکش اور خانہ جنگیوں کے علاوہ بیرونی حملہ آوروں سے برسرپیکار رہنے کے باعث جہاں تصنیف و تالیف کی طرف توجہ کم رہی، وہیں موجود علمی ذخائر بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ طویل عرصہ تک فارسی تفاسیر و تراجم بالخصوص "تفسیر حسینی" کے تداول کے باعث پشتو تراجم و تفاسیر کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔ اس پر مستزاد اہل بنگال کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ترجمہ قرآن کو ۱۹ ویں صدی کے وسط تک نہ صرف معیوب سمجھا جاتا رہا، بلکہ ایسی کوشش کو تحریف قرآن قرار دیا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ پختون عوام مزاجاً تحریر کی بجائے زبانی تقریر اور وعظ کے خوگر اور دلدادہ تھے، لہذا قرآنیات کے مختلف فنون میں تصنیف و تالیف نہ ہو سکی۔ ایک اور چیز یہ بھی مانع رہی کہ برصغیر کی دیگر زبانوں کے برعکس پشتو کا اپنا کوئی رسم الخط بھی موجود نہ تھا۔

انیسویں صدی کے وسط میں سیاسی و تہذیبی استحکام کے ساتھ فارسی زبان کے اثرات زائل ہونا شروع ہوئے اور اہل سرحد کے روابط برصغیر کے دیگر علاقوں سے استوار اور آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا تو یہاں نئے حالات کے تقاضوں کا احساس کیا جانے لگا اور پشتو تراجم و تفاسیر کی ضرورت پیدا ہوئی۔

سرحد میں وسط انیسویں صدی تک محض چند ماثور ادعیہ اور بعض سورتوں کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ایک تحقیق کے مطابق پہلا پشتو ترجمہ قرآن ۱۷۶۱ء میں مولانا رکن الدین نے کیا۔

پشتو تراجم و تفسیر کے آغاز سے اب تک تقریباً ۱۸ تراجم اور متعدد مکمل و جزئی تفاسیر کے تذکرے موجود ہیں۔ ان میں ۴ منظوم تراجم ہیں۔ جن میں سے تین مکمل اور ایک جزوی ہے۔

اردو تفاسیر کے پشتو تراجم

پشتو میں زیادہ تر اردو تفاسیر کے تراجم پائے جاتے ہیں۔ جن میں :

- ☆ تفسیر حسینی کا ترجمہ از عبداللہ کاکاخیل (۱۸۳۶۔۱۹۱۷)
- ☆ المنار کا ترجمہ بنام تفسیر حبیبی / مبین ۔ از مولانا حبیب الرحمٰن
- ☆ تفہیم القرآن کا ترجمہ ۔ مولانا فضل معبود اور مولانا رحیم گل
- ☆ معارف القرآن (مفتی محمد شفیع) کا ترجمہ ۔ ڈاکٹر قاضی مبارک

اہم پشتو تراجم قرآن

۱۔ ترجمہ مولانا عبدالحق در بھگوی ۔ ایک ہزار صفحات پر مشتمل اور موضح القرآن ، ابن کثیر اور تفسیر یسیر سے ماخوذ فوائد پر مبنی۔

۲۔ ترجمہ شیخ الہند۔ بمعہ حواشی مولانا شبیر احمد عثمانی۔ مستند علماء کا ترجمہ ۔

۳۔ کشاف القرآن ۔ حافظ محمد ادریس ۔ با محاورہ ترجمہ مع تفسیری نکات ۔

۴۔ ایک ایسے پشتو ترجمہ کا ذکر بھی ملتا ہے جو والیٔ بھوپال شاہ جہاں بیگم کے عہد حکومت میں ریاست کے وزیر مولانا جمال الدین خان نے بیرون سرحد لکھا۔

۵۔ مولانا حبیب الرحمٰن مروانی کا ترجمہ ۔ (م۱۹۴۹)۔

۶۔ پروفیسر سعید اللہ جان پشاوری کا ترجمہ ۔ (م ۱۹۳۳)۔

۷۔ آسان تفسیر ۔ تراجم شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر۔

۸۔ ترجمہ قرآن۔ از مولانا عبدالقادر ، ڈائریکٹر پشتو اکیڈیمی۔

اہم پشتو تفاسیر

☆ تفسیر یسیر۔ از مولانا مراد علی۔ پہلی اور مقبول، مستند اور ضخیم۔ ۱۲۸۴ھ میں لکھی گئی۔ بعد ازاں اس کے حواشی "تیسیر الیسیر" اور "فوق الیسیر" کے نام سے لکھے گئے۔

☆ "مخزن التفاسیر"۔ از مولانا محمد الیاس پشاوری، کوچیانی۔ یہ تفسیر ۱۳۱۴ھ میں دہلی سے شائع ہوئی، مگر مقبول نہ ہو سکی۔

☆ تفسیر حسنی۔ تفسیر حسینی(فارسی) کا ترجمہ۔ از مولانا عبداللہ و عبدالعزیز عادل گڑھی۔ ۱۹۳۰ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔

☆ تفسیر ودودی۔ یہ تفسیر بعد از قیام پاکستان لکھی گئی۔ اس کے مفسر مولانا فضل ودود اسے پندرہ / سترہ پاروں تک مکمل کر سکے۔ بعد ازاں ان کے شاگرد مولانا گل رحیم نے اسے مکمل کیا۔ یہ تفسیر پشتو کی ترقی یافتہ نثر کا عمدہ نمونہ ہے۔

جزوی تفاسیر

"قطب العسکر فی تفسیر سورۃ الکوثر"۔ تفسیر سورہ کوثر از ابن تیمیہ کا منظوم و پشتو ترجمہ، تفسیر والضحیٰ، تفسیر بے نظیر (پارہ ۳۰۔۲۹) اور تفسیر الظاہر (پارہ اوّل) از مولانا عبدالودود سرحدی۔ تفسیر اکوڑہ خٹک (پارہ اوّل) مولانا بادشاہ گل، پارہ الم۔ مولانا احمد پشاوری(م۱۸۸۳) ، (پہلا مطبوعہ ترجمہ)، ترجمہ سورہ اخلاص ۔ از مولانا غلام ربانی لودھی ہزاروی(۱۸۹۹۔۱۹۷۴)، ترجمہ و تفسیر سورۃ آل عمران والبقرہ۔ از مولانا فضل الرحمٰن پشاوری (م۱۹۰۱)، پارہ اوّل : مولانا عبدالشکور طوروی۔ وغیرہ۔

☆ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ صوبہ سرحد میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے مطالعہ میں مردوں سے کہیں زیادہ ، خواتین نے دلچسپی لی، اور ان میں مقبول ہوئے۔

☆ ان مفسرین کے علاوہ سرحد کے بعض ایسے قدیم و جدید مفسرین کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اردو یا عربی میں مکمل اور جزوی تراجم و تفاسیر اور متعلقات قرآن پر تصانیف تحریر کیں۔ ان میں قابل ذکر مولانا عزیز گل کاکاخیل کی انگلستان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی اہلیہ کا انگریزی ترجمہ قرآن ہے۔ جو دونوں میاں بیوی کے ۳۰ سالہ مطالعہ

قرآن کا حاصل بھی ہے۔

☆ مجموعی طور پر سرحد کے ۵۰ سے زائد مفسرین و مترجمین کا ذکر مختلف تذکروں میں موجود ہے جنہوں نے قرآن کے حوالے سے تقریباً ۷۵ تصانیف تحریر کیں۔

سرحد میں تفسیری خدمات کے حوالے سے

مولانا محمد بن عبداللہ جیون پکھلوی، مولانا انوار الحق کاکاخیل، مولانا نذیر صاحب حق سواتی، مولانا عبدالقادر جامی ہزاروی، محمد خواص خان ہزاروی، مولانا محمد طاہر، مولانا عبدالہادی شاہ منصوری، قاضی عبدالحئ چمن پیر، مولانا عبداللطیف ، مولانا روح اللہ پشاوری، مولانا عبدالواحد علوی، سیّد عبدالجمیل پشاوری، عبدالحمید سواتی، حسین بخش ڈیروی، محمد شمس الاسلام، میجر غلام محی الدین اعوان، لطافت الرحمٰن سواتی، سیّد معروف شاہ شیرازی، مولانا اجمل ہزاروی، مولانا حمید الدین ایبٹ آبادی، ڈاکٹر سیّد شیر علی شاہ مدنی، محمد عارف ہزاروی، ڈاکٹر فیوض الرحمٰن اور احمد سعید ہزاروی کی مختلف تصانیف کا ذکر اور تصانیف موجود ہیں۔

سندھی تراجم و تفاسیر

ارض سندھ کو باب الاسلام ہونے کا فخر تو حاصل ہے ہی، یہ اعزاز بھی بجا طور پر اسی کا حصہ ہے کہ دنیا بھر یا کم از کم بر صغیر میں پہلا ترجمہ قرآن یہیں ہوا۔ اس ضمن میں یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ مہروک بن رائق راجہ الور کی فرمائش پر ۸۸۳ء میں ہونے والا ترجمہ سندھی /ہندی/ سنسکرت یا ملتی جلتی ایسی زبان میں تھا جو لازماً سندھی سے قریب تر تھی۔

☆ معروف جرمن محقق این میری شمل کے مطابق ۲۷ تراجم و تفاسیر سندھی میں لکھی گئیں جبکہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار (۱/۱۶۔۶۱۵) کی رائے میں ان کی تعداد ۶۷ ہے۔

☆ سندھی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن اخوند عبدالعزیز/ عزیز اللہ المتعلوی (۱۱۶۰۔۱۲۴۰ھ) سے منسوب ہے، جو قدیم سندھی نثر کا عمدہ نمونہ شمار کیا جاتا ہے۔

دیگر تراجم

۱۔ از مولانا تاج محمد امروٹی

۲۔ مولانا محمد مدنی، کراچی

۳۔ چار ترجمہ : شاہ ولی اللہ دہلوی (فارسی) ، شاہ رفیع الدین(اردو) علماء سندھ کا مستند ترجمہ (سندھی) ، اور حاشیہ میں شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کا سندھی ترجمہ ۔ از شیخ عبدالعزیز محمد سلیمان۔

۴۔ نوع بالا کا ایک اور ترجمہ تفہیم القرآن، ترجمان القرآن اور بیان القرآن کو پیش نظر رکھتے ہوئے قاضی عبدالرزاق روپڑی والے نے کیا۔

جزوی تراجم

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کا ترجمہ پارہ اوّل اور مولانا اسماعیل شکارپوری کے ۲۶/۲۴ پاروں کا ترجمہ

منظوم سندھی

ترجمہ صرف ایک ہے، جو احمد ملاح نے کیا

تفاسیر قرآن

☆ سندھی نثر میں پہلی تفسیر مولانا ابوالحسن ٹھٹھوی نے ۱۲ ویں صدی ہجری کے وسط میں لکھی ۔

☆ سندھ کی ایک اور قدیم تفسیر "مفتاح رشد اللہ" ہے، جسے قاضی فتح محمد قطامانی نے پیر صاحب جھنڈو شریف مولانا رشید الدین کی فرمائش پر ۱۳ ویں صدی ہجری میں تحریر کی۔

☆ تفسیر کوثر۔ پیر مردان علی شاہ پیر پگاڑو کی پانچ جلدوں میں مکمل تفسیر قرآن ۔

☆ تنویر الایمان۔ مولوی عثمان نورنگ زادہ نے چار جلدوں میں یہ تفسیر لکھی، جو عوام میں بہت مقبول ہوئی۔

جزوی تفاسیر

☆ تفسیر ہاشمی۔ آخری دو پاروں کی تفسیر۔ از مخدوم محمد ہاشم بن عبدالغفور ٹھٹھوی م۔۱۱۷۴ھ انہی محمد ہاشم ٹھٹھوی سے عربی میں ایک کتاب " جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم " منسوب ہے۔

اردو تفسیر کا ترجمہ

مولانا جان محمد بھٹو مرحوم نے " تفہیم القرآن " کے سندھی ترجمہ کا آغاز کیا، جسے گیارہ سالہ کاوش کے بعد ۱۹۹۵ء میں مولانا امیر الدین مہر نے چھ جلدوں میں مکمل کر کے شائع کیا۔

پنجابی تراجم و تفاسیر

پنجاب ہمیشہ سے علم و عرفان کا مرکز رہا ہے۔ یہاں ۱۰۹۰ ھ میں نواب جعفر خان کی فرمائش پر حافظ برخوردار نے سورہ یوسف کی منظوم تفسیر احسن القصص کر کے تراجم و تفاسیر کی بنیاد ڈالی۔ یہاں ۴۶ تراجم و تفاسیر لکھے گئے۔ ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

☆ پنجابی زبان کا اپنا کوئی تحریر خط نہیں، لہذا تمام تفاسیر و تراجم گورمکھی یا فارسی رسم الخط میں ہوئی۔

☆ اکثر و بیشتر تراجم و تفاسیر منظوم ہیں۔ جنہیں دیگر پنجابی داستانوں کی طرح لکھا گیا، اور وہی مقبول ہوئے۔

☆ بعض تراجم اردو میں کیئے گئے جن کے ساتھ تفسیر منظوم پنجابی میں کی گئی۔ اسی طرح اس کے برعکس یعنی تراجم پنجابی اور تفسیر اردو منظوم۔

مکمل پنجابی تفاسیر کی تعداد ۴ ہے، جن میں :

☆ " تفسیر نبوی" از نبی بخش حلوائی۔ اردو منثور ترجمہ اور پنجابی منظوم تفسیر۔ مطبوعہ: ۱۹۰۴ء اس تفسیر میں حدیث و فقہ کی ۲۵ کتب سے استفادہ کیا گیا اور مولانا روم، سعدی اور حافظ شیراز کے اشعار بھی شامل کیئے گئے۔ یہ تفسیر ۲ جلدوں میں شائع ہوئی۔

☆ " تفسیر محمدی"۔ از محمد بن بارک اللہ کی پنجابی نثر میں ترجمہ اور منظوم تفسیر جو سات جلدوں میں ۱۸۶۹ء سے شروع ہو کر ۱۸۷۹ء میں مکمل اور ۱۹۰۳ء میں طبع ہوئی، پنجابی کی پہلی مکمل تفسیر کہلائی۔ منازل قرآنی کے مطابق اس کے ۲۴۶۲ صفحات کی تقسیم اس کی ایک اور منفرد خصوصیت ہے۔ جو کسی اور تفسیر کو حاصل نہیں۔ بطور مقدمہ اصول تفسیر پر جامع مقالہ کو پنجابی میں اصول تفسیر کی پہلی کاوش بھی قرار دیا گیا ہے۔

☆ " تفسیر فیروزی "۔ از فیروز الدین۔ منظوم پنجابی ترجمہ مع اردو ترجمہ۔ ۴۶۶۰ صفحات پر مشتمل یہ تفسیر ۱۹۰۳/۴ میں سیالکوٹ سے تین جلدوں میں شائع ہوئی۔

☆ " تفسیر یسیر" از عبدالغفور جالندھری۔ منظوم پنجابی ترجمہ شاہ رفیع الدین معہ مختصر اردو تفسیر، جو ۱۴۹۴۸ اشعار اور ۵۸۳ صفحات پر مشتمل ہے، مطبوعہ ۱۹۶۸ء۔

☆ ایک اور منظوم تفسیر بنام " جان اسلام" ۱۹۵۵ء میں گجرات سے شائع ہوئی۔ جس کے مصنف محمد اسماعیل ہیں۔

پنجابی تراجم قرآن

☆ مولوی محمد دلپذیر بھیروی۔ پنجابی نثر۔ معہ ترجمہ و حواشی مولوی ہدایت اللہ

☆ ترجمہ قرآن۔ سردار محمد یوسف گورداسپوری۔ مطبوعہ ۱۹۳۲ء

☆ ترجمہ قرآن۔ مولوی ہدایت اللہ، مع فوائد جلالین، تفسیر عزیزی، تفسیر بیضاوی اور جامع البیان

جزوی تراجم و تفاسیر

سب سے زیادہ " سورہ یوسف" کی تفسیر و تراجم کیے گئے، جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۱۳ ہے۔ یہ سب منظوم پنجابی میں ہیں۔ جنہیں قصہ ہیر رانجھا، قصہ سیف الملوک کی طرح دیہی عوام میں بطور قصہ " یوسف زلیخا" بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔

ان تراجم و تفاسیر میں گلزار یوسفی۔ فیروز الدین ڈسکوی۔ ۱۳۲۰ھ ، قصص الحسنین۔ مولوی عبدالستار ۔ ۱۳۲۰ھ ، گلزار یوسف ۔ مولوی محمد دلپذیر۔ ۱۲۸۷، احسن القصص ۔ عبدالحکیم بہاول پوری ۱۲۱۸ھ ، تفسیر سورہ یوسف ۔ مولوی احمد یار گجراتی ۔ ، احسن القصص۔ مولوی غلام رسول عالم پور کوٹلوی ۱۲۹۰ھ ، تفسیر حامد۔ حامد شاہ عباسی، یوسف زلیخا۔ صدیق لالی ۱۱۳۸ھ ، کامل جدید قصص الحسنین ۔ مولوی عبدالرحمٰن درد جہلمی۔ ، یوسف زلیخا۔ مولوی چراغ دین جوئیے والا۔ ۱۹۸۵ء ، تفسیر سورہ یوسف ۔ محمد اظہر حنفی بھیروی اور عبدالرحمٰن درد و حافظ برخوردار ہیں۔ جن میں سے اکثر دستیاب ہیں۔ ایک اور تفسیر سورہ یوسف کا پتہ بھی چلتا ہے، جسے غلام مصطفیٰ نے لکھا اور ۱۸۸۵ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔

دیگر تفاسیر و تراجم (جزوی)

☆ چراغ روشن ۔ تفسیر سورہ مریم ۔ مولانا فیروز الدین ڈسکوی ۔ ۱۳۲۰ھ
☆ شمع محمدی۔ تفسیر سورہ الھمزۃ۔ مولوی روشن دین
☆ اکرام محمدی۔ تفسیر سورۃ والضحیٰ ۔ مولانا مولوی عبدالستار ۔ ۱۳۲۰ھ
☆ مکمل اکرام محمدی۔ تفسیر والضحیٰ والکوثر ۔ مولوی دلپذیر ۱۲۸۷
☆ تفسیر سورہ رحمٰن ۔ مولوی نور الدین
☆ نور مکمل ۔ تفسیر سورہ مزمل ۔ محمد دین۔ ۵۲۸ صفحات۔ مطبوعہ ۱۹۰۷ء
☆ تفسیر عزیزی ۔ پارہ اوّل۔ پنجابی نثر اور منظوم تفسیر ۔ مولوی عبدالعزیز
☆ باغ بہشت ۔ تفسیر پنجسورہ ۔ مولوی فیروز الدین فیروز ڈسکوی۔ پنجابی نثر میں ترجمہ اور نظم میں تفسیر
☆ تفسیر سورہ یٰسٓ ۔ مولوی احمد حسین احمد آبادی۔ پنجابی نثر میں ترجمہ اور نظم میں تفسیر۔ مطبوعہ ۔ ۱۹۰۲
☆ تحفہ حبیب ۔ ترجمہ سورہ یٰسٓ ۔ مولوی حبیب اللہ ۔ اردو ترجمہ منظوم تفسیر ، مطبوعہ۔ ۱۹۰۳ء

☆ راحتہ المومنین ۔ تفسیر سورہ ملک ۔ منظوم پنجابی ترجمہ ۔ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔
☆ تفسیر سورہ مزمل ۔ مولوی فیض محمد ۔ مطبوعہ ۱۹۰۳ء
☆ باغ بہشت ۔ پنجسورہ (لٰیس، الرحمٰن، الملک ، المزمل اور النباء) منظوم تفسیر۔ از مولوی اشرف علی۔ مطبوعہ : ۱۳۳۹ھ
☆ تفسیر سورہ لقمان ۔ ترجمہ احمد دین شیخ ۔ مطبوعہ ۱۳۴۵ھ
☆ تفسیر سورہ مریم ۔ منظوم ۔ چراغ الدین واعظ ۔ مطبوعہ
☆ تفسیر ربع آخر پارہ عم ۔ دین محمد المعروف میاں جان ۔ پنجابی منثور ترجمہ اور منظوم تفسیر ۔ معہ اردو حواشی ۔ مطبوعہ
☆ تفسیر آیات بیعت رضوان۔ عبدالحکیم نوری ۔ منظوم پنجابی ۔ مطبوعہ ۔ ۱۳۲۰ھ
☆ تفسیر سورہ الرحمٰن۔ غلام کبریا فتح آبادی۔ منظوم پنجابی
☆ حبیب التفاسیر ۔ تفسیر سورہ فاتحہ ۔ مولوی حبیب اللہ ، منظوم پنجابی معہ اردو ترجمہ

— یہ تراجم و تفاسیر بالعموم سادہ ، عام فہم اور ناصحانہ انداز میں خصوصیت کے ساتھ دیہی عوام کو قرآنی تعلیمات سے آشنا کرنے کے لیے لکھی گئیں۔
— ان تراجم و تفاسیر میں مبالغہ آمیزی اور داستان گوئی کا طرز اختیار کیا گیا، جس کے لیے بڑے پیمانے پر اسرائیلیات کا سہارا بھی لیا گیا۔
— ان تفاسیر میں ایسی کوئی تفسیر تاحال وجود میں نہیں آئی جو محققانہ اور عالمانہ درجہ کی حامل ہو ۔
— خطہ پنجاب کے متعدد ایسے معروف حضرات کے تذکرے بھی ملتے ہیں جنہوں نے مطالعہ قرآن کے حوالے سے تفسیر، ترجمہ ، حواشی اور تعلیقات اور متعلقات قرآن پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

کشمیر میں مطالعہ قرآن ۔ تفاسیر و تراجم

جنت نظیر ۔ خطہ کشمیر کو جدید تحقیق (دیکھیے : رشید تاثیر۔ تاریخ حریت کشمیر حصہ اوّل) کے مطابق یہ شرف حاصل ہے کہ آنحضورﷺ نے جن حکمرانوں کو اسلام کی دعوت کے لیے مکتوبات سے مشرف فرمایا، ان میں یہاں کا راجہ بھی شامل تھا۔

ملت اسلامیہ کے ساتھ کے اہل کشمیر کا دوسرا رابطہ محمد بن قاسم کی فوج کے ایک سپاہی حمیم بن سامہ کے ذریعہ ہوا، جبکہ تبلیغ اسلام کی شمع حضرت بلبل شاہ اور شاہ ہمدان امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کے ورود مسعود سے روشن ہوئی۔ اور اس مشعل کو لاکھوں صوفیاء نے مینار نور بنایا۔

کشمیر میں سلطان شہاب الدین کے عہد حکومت (۱۳۵۴ء ۔ ۱۳۷۳ء) میں پہلا مرکز مطالعہ قرآن قائم ہوا۔ کشمیر میں پہلی تفسیری خدمت سرانجام دینے کا شرف بھی شاہ ہمدان کو حاصل ہوا، جنہوں نے عربی میں تفسیر قرآن لکھی ۔ بعد ازاں فارسی و عربی کی متعدد تفاسیر منظر عام پر آئیں، جن میں شیخ یعقوب صرفی(فارسی) ، خواجہ معین الدین (فارسی۔ عربی) ، صفی الدین کشمیری (فارسی) بابا داؤد خاکی (عربی) ، ملا عبدالرشید کشمیری(عربی)، علامہ تفضل حسین (فارسی) ، مولانا معین الدین (عربی)۔

کشمیر میں مطالعہ قرآن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فارسی و عربی کے تداول اور اہل کشمیر کے تصوف کی جانب زیادہ رجحان کے باعث کشمیری زبان میں طویل عرصہ تک تراجم و تفاسیر کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

- ☆ قرآن کریم کا پہلا کشمیری ترجمہ ۱۹۴۵ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریک پر مولانا محمد احمد مقبول سبحانی نے کیا۔ جو ۱۹۵۰ء میں طبع ہوا۔
- ☆ دوسرا ترجمہ میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ نے تیار کیا۔ جس کے دس پارے " بیان القرآن المعروف بہ تعلیم القرآن" کے نام سے چھپ چکے ہیں۔
- ☆ دیگر تراجم قرآن میں مولانا مفتی ضیاء الدین بخاری کا ترجمہ اور مولانا محمد یحییٰ شاہ (م۱۹۸۰) کا نامکمل ترجمہ شامل ہیں ۔
- ☆ مولانا سیّد میرک شاہ اندرابی مرحوم نے ۲۵ پاروں کی تفسیر اور ترجمہ مکمل کیئے۔
- ☆ پارہ عم کی ایک کشمیری زبان میں لکھی گئی تفسیر بنام نور العیون ۔ از محمد یحییٰ ۱۹۱۰ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

ہندی تراجم قرآن

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۱/۱۶/۶۱۵) کے مقالہ نگار کے مطابق ہندی تراجم کی تعداد ۱۸ ہے۔

☆ اوّلین ہندی تراجم میں ۱۸۸۳ء میں ہونے والا ترجمہ جو "الور" کے راجہ کی خواہش پر لکھا گیا اور عالمگیر کی بیٹی زیب النساء کے لیے کیا گیا۔

مکمل ہندی تراجم قرآن

— ترجمہ خواجہ حسن نظامی۔ سن اشاعت ۱۹۲۸ (۲ جلد، مع تفسیر)

— ترجمہ شیخ محمد یوسف قادیانی۔ سن شاعت ۱۹۱۹ء تا ۱۹۳۰ء

— ترجمہ پادری ڈاکٹر احمد شاہ مسیحی۔ سن اشاعت ۱۹۱۵ء "القرآن" بامحاورہ ہندی مع تشریحات

— ترجمہ مولانا احمد بشیر فرنگی محلی اور مولانا غلام محمد قریشی۔ سن اشاعت ۱۹۴۷ء

— ترجمہ مولانا محمد فاروق خان۔ رام پور۔ سن اشاعت۔ ۱۹۶۶ء (معہ حواشی و تشریحی اشارات)

— ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ اردو بخط ہندی، معہ حاشیہ بر ہندی ترجمہ، و تفسیر خواجہ حسن نظامی۔ مترجمین۔ مولانا غلام محمد معہ دیگر علماء

جزوی ہندی تراجم قرآن

— ۱۸۹۶ء میں بعض سورتوں کا ہندی ترجمہ مولانا فضل الرحمٰن شیخ مراد آبادی نے کیا۔

— ۱۹۵۵ء میں جماعت اسلامی ہند کے زیر اہتمام تین افراد نے پہلے پارہ کا ہندی ترجمہ کیا۔ ان میں ایک غیر مسلم پنڈت کیلاش ناتھ برہپت بھی شامل تھے۔

— حافظ امام الدین رام نگری کا ترجمہ قرآن ۱۹۵۸ء میں بنام "نند کمار اور ستھی" لکھنئو سے شائع ہوا۔

— قاضی عابد علی (م۔۱۹۶۱ء) کے پندرہ پاروں کا آسان ہندی ترجمہ شائع ہوا۔

- مولانا فضل الرحمٰن گنج پوری کے بھاشا میں بعض آیات کے ترجمہ اور دروس کا ہندی ترجمہ۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے شائع کیا۔

☆ ہندی تراجم میں وہ معیار قائم نہیں ہو سکا، جو غیر مسلموں کو دعوت اسلام سے کماحقہ آگاہ کرتا۔

☆ ہندی تراجم انفرادی سطح پر کیئے گئے ، جبکہ یہ کام کئی افراد، سوسائٹی یا کسی ادارہ کی سطح پر کیا جانا چاہیئے تھا۔ بلکہ اب بھی اس کی ضرورت نہ صرف موجود بلکہ شدید تر ہے۔

برصغیر کی دیگر علاقائی زبانوں میں تراجم قرآن

برصغیر میں بلا مبالغہ سینکڑوں علاقائی زبانیں مستعمل ہیں۔ ان میں ہونے والے ترجمہ و تفسیر کے کام کی مکمل معلومات تو کہیں موجود نہیں، تاہم بعض تراجم کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔	گجراتی ۔ تعداد تراجم ۹	ایک ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی نے کیا۔
۲۔	سنسکرت۔ تعداد تراجم ۲	
۳۔	ملیالم ۔ تعداد تراجم ۳	ایک ترجمہ مسٹر ایس این کرشن راؤ نے کیا
۴۔	مرہٹی ۔ تعداد تراجم ۱	بمبئی کے حکیم صوفی میر یعقوب خان کا ترجمہ
۵۔	تامل ۔ تعداد تراجم ۱	
۶۔	گورمکھی ۔ تعداد تراجم ۱	(حوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱/۱۶ : ۶۱۵)
۷۔	براہوی ۔ تعداد تراجم ۱	از مولانا عبدالحئی۔ ۴۴۹ صفحات۔ مطبوعہ :1915
۸۔	تلیگو ۔ تعداد تراجم ۲	از پروفیسر نرائن راؤ اور مسٹر ونکتار متن
۹۔	کناری ۔ تعداد تراجم ۱	جنوبی ہند کی اس زبان میں ترجمہ قرآن دارالاشاعت بنگلور سٹی سے شائع ہوا۔
۱۰۔	سرائیکی۔ تعداد تراجم ۱	الحاج حفیظ الرحمٰن بہاول پوری۔ (م۱۳۷۹ھ)
۱۱۔	گوجری ۔ تعداد تراجم ۱	مولوی فقیر محمد کشمیری
۱۲۔	چترالی (کہوار) ترجمہ	قاری بزرگ شاہ الازہری

برصغیر کے انگریزی تراجم قرآن

برصغیر میں تراجم و تفاسیر کے قرآن کے حوالے سے یہ تجزیہ نامکمل رہے گا، اگر یہاں ہونے والے انگریزی تراجم کا اجمالی تذکرہ نہ کیا جائے۔

☆ برصغیر میں سب سے پہلا انگریزی ترجمہ ۱۹۰۵ء میں رام پور سے شائع ہونے والے قرآنیات سے متعلق ماہنامہ "الذکر الحکیم" کے مدیر ڈاکٹر عبدالحکیم کا ہے جو لندن سے شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۱۔۱۹۱۰ء میں دو ضخیم جلدوں پر مشتمل مرزا ابوالفضل الہ آبادی کا ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

☆ مولانا شبلی کی تحریک اور حوصلہ افزائی سے نواب عماد الملک سیّد حسن بلگرامی نے حیدر آباد دکن میں مستند انگریزی ترجمہ کا آغاز کیا جو ۱۶ پاروں تک پہنچ سکا اور شائع نہ ہوا۔

☆ ۱۹۱۵ء میں احمدی / قادیانی فرقے کی انگریزی تفسیر کا پارہ اوّل شائع ہوا۔

☆ لکھنؤ کے ادارہ "مدرسۃ الواعظین کے زیر اہتمام شیعی مکتب فکر سے متعلق شیخ بادشاہ حسین کا ترجمہ انگریزی (پارہ اوّل) شائع ہوا۔ (۱۹۱۵ء کے لگ بھگ)

☆ ۱۹۱۸ء میں لاہور سے مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ نے حواشی سمیت ترجمہ قرآن شائع کیا۔

☆ ۱۹۳۷ء میں عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کا آغاز ہوا۔

☆ ۱۹۴۳ء میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا انگریزی ترجمہ قرآن شائع ہونا شروع ہوا۔

☆ تفہیم القرآن کا انگریزی ترجمہ شروع کیا گیا جو مکمل نہ ہو سکا۔

☆ سرحد کی خاتون مولانا عزیز گل کی اہلیہ کا ترجمہ قرآن مکمل ہوا۔

برصغیر کی تفاسیر اور متعلقات قرآن کی تصانیف جو حکمرانوں کے نام منسوب ہوئیں

برصغیر میں ایسی کئی تصانیف کا ذکر ملتا ہے جو وقت کے حکمرانوں کو پیش کی گئیں، یا ان کے نام منسوب کی گئیں۔ ان میں :

زبدۃ التفاسیر ۔ خواجہ معین کشمیری م ۱۰۸۵ا۔ بنام عالمگیر، الفتح القدسی فی تفسیر آیۃ الکرسی۔ ابوبکر محی الدین عبدالقادر م ۱۰۳۸ا۔ بنام وزیر نواب مرزا شمس الحسن، تیسیر التفسیر (فاتحہ) محمد ہاشم الحسینی م ۱۰۶۱ا۔ بنام شاہ جہان، دستور المفسرین ۔ مولانا عبدالنبی اکبر آبادی م ۱۰۲۱ا۔ بنام خان خانان، نجوم الفرقان۔ مصطفیٰ بن محمد سعید جونپوری۔ بنام عالمگیر، زبدۃ التفاسیر للقدماء المشاہیر۔ قاضی عبدالوہاب گجراتی م ۱۱۰۹ا۔ بنام عالمگیر، الجداول النورانیہ فی استخراج الآیات القرآنیہ۔ ناصر بن حسین الحسینی۔ بنام عالمگیر، آیات الاعجاز۔ عبدالرشید کشمیری م ۱۳۹۸ا۔ بنام نواب صدیق حسن خان۔ البحر المواج (فارسی تفسیر) قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۴۹) بنام ابراہیم شاہ والی جونپور۔

مآخذ

۱۔ اردو میں تفسیری ادب ۔ ڈاکٹر محمد نسیم عثمانی۔ کراچی۔ ۱۹۹۴ء

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۔ ۱/۱۶ ۔ لاہور ۔ ۱۹۷۸ء

۳۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۔ ج ۱، لاہور

۴۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند۔ مجلدات ۲ تا ۱۵ ۔ لاہور

۵۔ سیارہ ڈائجسٹ ۔ لاہور۔ قرآن نمبر۔ ۱۹۷۰ء ۔ ج: ۲۔۳

مقالات

۱۔ پرانی اردو میں قرآن کے تراجم ۔ مولوی عبدالحق ۔ ج ۲، ص ۶۴۵

۲۔ قرآن مجید کے تراجم مغربی اور مشرقی زبانوں میں۔ محمد عبداللہ منہاس ۔ ج ۲، ص ۶۳۳

۳۔ قرآن مجید کے انگریزی تراجم ۔ عبدالماجد دریا آبادی۔ ج ۲، ص ۶۳۹

۴۔ بنگلہ زبان میں تفاسیر و تراجم ۔ ذوالفقار احمد قسمتی۔ ج ۲، ص ۶۵۵

۵۔ پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ ۔ حافظ محمد ادریس ۔ ج ۲، ص ۶۵۹

۶۔ سندھی زبان میں تفاسیر و تراجم ۔ سیّد محمد سلیم ۔ ج ۲، ص ۶۶۷

۷۔ قرآن کے ہندی تراجم ۔ ادارہ ۔ ج ۲ ، ص ۱۷۱

۸۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے اہم ترین تراجم ۔ عابد نظامی۔ ج ۳ ، ص ۳۳۴

۹۔ پنجابی میں قرآن کے مطبوعہ تراجم ۔ ڈاکٹر محمد باقر۔ ج ۳ ، ص ۳۵۷

۱۰۔ فہرست تراجم و تفاسیر قرآن مجید۔ محمد عالم مختار حق ، ج ۳ ، ص ۴۷۱

۱۱۔ فہرست تفاسیر آیات قرآن ۔ محمد عالم مختار حق ، ج ۳ ، ص ۴۷۴

۱۲۔ فہرست پنجابی تراجم و تفاسیر قرآن مجید۔ محمد عالم مختار حق ، ج ۳ ، ص ۴۷۷

۶۔ تذکرہ المفسرین ۔ قاضی محمد زاہد الحسینی۔ اٹک ۔ ۱۴۰۱ھ

۷۔ علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات۔ ڈاکٹر فیوض الرحمٰن۔ لاہور

۸۔ علوم القرآن ۔ ششماہی مجلہ ۔ ادارہ علوم القرآن ۔ علی گڑھ

مقالات

۱۔ علم قرآن سترھویں صدی کے ہندوستان میں۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام۔ جنوری ۔ جون ۸۷، ص ۴۷

۲۔ قرآن مجید کے ہندی تراجم ۔ مولانا محمد فاروق خان۔ جنوری ۔ جون ۸۷، ص ۹۰

۳۔ بنگالی تراجم و تفاسیر ۔ محمد مجیب الرحمٰن۔ جنوری۔ دسمبر ۔ ۹۴، ص ۹۶

۴۔ عہد اکبری کی تفسیری خدمات۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام ۔ جولائی دسمبر۔ ۸۶، ص ۱۱۲

۹۔ "فکر و نظر" مجلہ ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد

مقالات

۱۔ اردو تراجم و تفاسیر قرآن ۔ محمد مسعود احمد۔ دسمبر ۷۴۔ ص ۳۲۵ ، جنوری۔۷۵ ، ص ۳۸۳ ، فروری ۷۵۔ ص ۴۴۹

۲۔ قرآن کریم کے تراجم پاکستانی زبانوں میں۔ عبدالرؤف نوشہروی۔ اکتوبر ۔ ۸۲/ص ۲۹

۳۔ علمائے پنجاب کی تفسیری خدمات۔ ڈاکٹر محمد طفیل۔ دسمبر ۸۴، ص ۵۳

۱۰۔ قرآن حکیم کے اردو تراجم ۔ ڈاکٹر صالح عبدالحکیم شرف الدین۔ کراچی ۱۹۸۱ء

۱۱۔ قرآن کریم کے اردو تراجم۔ کتابیات۔ ڈاکٹر احمد خان۔ اسلام آباد۔ ۱۹۸۷ء

۱۲۔ جائزہ تراجم قرآن ۔ مولانا محمد سالم قاسمی۔ دیوبند۔ ۱۹۶۸ء

۱۳۔ ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں۔ ڈاکٹر سالم قدوائی۔ لاہور۔ ۱۹۹۳ء

۱۴۔ "المعارف"۔ لاہور۔

مقالات

۱۔ قرآن حکیم کے کشمیری تراجم۔ کلیم اختر۔ اگست ۸۳۔ ص ۳

۲۔ پشتو تراجم و تفاسیر۔ قاری محمد عادل خان۔ فروری ۷۵۔ ص ۱۱

۳۔ قرآن پاک کی پنجابی تفاسیر و تراجم۔ پروفیسر امتیاز احمد سعید۔ نومبر ۷۴۔ ص ۵

۴۔ علمائے برصغیر کی فارسی تفاسیر و تراجم قرآن۔ اختر راہی۔ جون ۸۳، ص ۳

۱۵۔ علمائے سرحد کی تفسیری خدمات۔ بی بی زینت۔ مقالہ برائے ایم اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی۔ ۱۹۹۲ء